

## عظمتِ رسول ﷺ اور انسانی حقوق

”موجودہ انسانی مصائب سے نجات ملنے کی واحد صورت یہی ہے کہ محمد (ﷺ) اس دُنیا کے حکمران (رہنما) بنیں۔“ یہ مشہور مغربی مفکر جارج برناڈشا کا قول ہے اور یہ نبی اکرم ﷺ کی ذات والاصفات کے بارے میں غیر متعصب اور غیر مسلم محققین اور مفکرین کی بے شمار آراء میں سے ایک ہے۔ جارج برناڈشا اُن لوگوں میں سے ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر ایمان نہیں لائے، پھر بھی وہ آپ ﷺ کی عظمت کو تسلیم کرتا دکھائی دیتا ہے۔ آپ ﷺ کی سچائی اور صداقت کا اعتراف صرف عرب تک محدود نہیں رہا بلکہ ساری دُنیا کے دانشور اور مفکر جو اسلام کے ماننے والے بھی نہیں ہیں، وہ بھی حضور ﷺ کی عظمت و رفعت کا برملا اعتراف کرنے اور آپ ﷺ کی حمد و تعریف پر مجبور ہیں۔ کارلائل، نیولین، والٹر، روسو، ویلز، ٹالسٹائی، گوٹے، لیٹن پول اور دیگر بے شمار دانشور آپ ﷺ کی شان میں رطب اللسان ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا حقوق انسانی یا آزادی صحافت کی آڑ میں، عالمی سطح پر ایک معتبر اور تسلیم شدہ ہستی، بے داغ کردار والی شخصیت اور انسان کامل کا سوقیانہ انداز میں ذکر اور کسی بھی استہزائی پیرایے میں اس پر اظہار خیال کیا جاسکتا ہے؟ اور کیا کسی ایسی قبیح حرکت کو محض چند نام نہاد اصطلاحوں کے پردے میں سند جواز دی جاسکتی ہے؟ بالخصوص ایسی صورت میں جب کہ ہر مذہب و فکر و نظریہ کے غیر متعصب عالمی دانشور اس شخصیت کو انسانیت کا نجات دہندہ، بہترین انسان اور رہنما تسلیم کرنے میں ہچکچاتے نہ ہوں اور ایسی شخصیت نبی کی ہو، اربوں انسان اس کے پیروکار ہوں اور اس ذات گرامی سے غیر مشروط وابستگی، عشق اور شیفٹنگی رکھتے ہوں؟

عظمتِ رسول ﷺ کا تصور امت مسلمہ کے ہر فرد کی رگوں میں خون بن کر دوڑ رہا ہے۔ مسلمانوں کا یہی جذبہ اور اپنے نبی ﷺ سے والہانہ لگاؤ ہی غیر مسلم اقوام کے دلوں میں کاٹنا بن کر چمھتا چلا آ رہا ہے۔ غیر مسلم اقوام کسی نہ کسی طریقے اور مختلف جیلوں اور بہانوں سے امت مسلمہ کے افراد کے دلوں میں حُبِ رسول ﷺ کو کم سے کم کرنے کے درپے رہتی ہیں۔ دُور نہ جائیے، گزشتہ چند سالوں کے عالمی واقعات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آج کے مہذب دور میں خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ اور دین اسلام کے بارے میں ایک نیا عالمی انسانی اور مذہبی رویہ تخلیق کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ غیر مسلم ذرائع

ابلاغ اسلام کے خلاف میڈیا کی جارحیت سے مسلح نظر آتے ہیں۔

آج کا دانشور یہ کہہ رہا ہے کہ انسانی حقوق، انسانوں کی برابری کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ انسانی برادری اور انسانوں کے مابین تفریق کو ختم کرنے کا مسئلہ ہے۔ کسی دوسرے انسان کے حقوق کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی قدر و قیمت اس کے انسانی اوصاف کی بنا پر ہونی چاہیے نہ کہ اس کی شخصیت کی بنا پر۔ اس میں ظاہری حد بندیوں، اختلافات اور نظریاتی کشمکش کی عمل داری نہیں ہونی چاہیے۔ حقوق انسانی کے علم برداروں کی یہی دلیل بر ملا تقاضا کرتی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ دنیا کی سب سے بلند، اعلیٰ اور بہترین ہستی ہیں اور آپ کے انسان کامل اور سب سے بہترین انسان ہونے پر دنیا کا اجماع اور اتفاق ہے تو پھر وہ کون سی بات ہے جو مخالفین اور اسلام دشمنوں کو آپ ﷺ کی توہین پر آمادہ کرتی ہے؟ اور کیا ایسے بد بخت اشخاص کسی قسم کی رعایت کے مستحق ہو سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کسی کا استحقاق ملحوظ خاطر نہ رکھنے والوں کا نہ کوئی استحقاق ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی حق۔ ایسے افراد ملعون ہوتے ہیں اور انسانیت کے نام پر دھبہ۔

اس ضمن میں اپنوں کی کوتاہیوں اور بھول پن کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ہم مسلمان ہیں اور ہمارے لیے خوشی، غمی اور اپنے جذبات کے اظہار کا بھی ایک طریق کار ہے جو ہمیں تعلیمات اسلام اور نبی پاک ﷺ کے عمل اور اسوہ مبارکہ سے حاصل ہوا ہے۔ اس کا بر ملا تقاضا ہے کہ امت مسلمہ اپنے نقطہ نظر کو پیش کرتے وقت حکمت اور موعظہ حسنہ سے کام لے اور بہترین انداز اور طریقہ اختیار کرے۔ یہی سنت رسول ﷺ اور حکم رسول ﷺ ہے۔ مسلم ممالک کی حکومتوں، دانش مندوں، اہل علم و فکر اور مقتدر طبقات کی ذمہ داریوں کا تقاضا ہے کہ وہ انسان کامل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اور تقدس مآبی پر انگشت نمائی کرنے والوں کے ہوش، نہایت حکمت اور تدبر سے ٹھکانے پر لانے کا اہتمام کریں۔ ہمیں جان لینا چاہیے کہ آج علم اور دلیل کی دنیا اور جمہوریت کا دور ہے۔ ایسے میں ہم مسلمانوں کو جوش کے ساتھ ساتھ ہوش کی بھی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔

ہمیں نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی کو مغرب اور غیر مسلم دنیا کے سامنے پیش کرتے وقت اعلیٰ اسلامی تعلیمات کو اجاگر کرنا ہوگا۔ اس حوالے سے عالمی سطح پر یہ واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ اسلام ایک مکمل دین ہے۔ اسلام میں حقوق انسانی کا جس انداز میں خیال رکھا گیا ہے، دوسرے مذاہب اور نظریات اور نام نہاد خود ساختہ اصطلاحات اس سے عاری دکھائی دیتی ہیں۔ مادر پدر آزادی نہ انسان کا حق ہے اور نہ ہی حیوانوں جیسی آزادی سے اس کو منزل مقصود حاصل ہو سکتی ہے۔ اسلام سلامتی، خیر خواہی، محبت و اخوت اور امن و سکون کا دین ہے۔ تعلیمات قرآن اور نبی پاک ﷺ کی سیرت مطہرہ اس کا عملی مظہر ہیں۔ ذات رسول ﷺ جسے خالق کائنات نے تمام جہانوں اور سب دنیاؤں کے لیے رحمت قرار دیا ہے، وہ بنیادی کلید ہے جو گلوبلائزیشن کے دور سے گزرتی ہوئی انسانیت کے لیے راہبری و رہنمائی کا کام دے سکتی ہے۔